



سوال

(374) مقیم کی مسافر کے پیچھے نماز

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب انسان مسافر ہو اور وہ نماز ظہر یا جماعت ادا کرنا چاہے ایک مقیم شخص کو پائے جس نے نماز ظہر ادا کر لی ہو۔ تو کیا اس صورت میں وہ مقیم مسافر کے ساتھ نماز ادا کر سکتا ہے؟ اور کیا اس کے ساتھ نماز قصر پڑھے گا یا پوری نماز؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کیٹی نے استفتاء پڑھنے کے بعد درج ذیل جواب دیا:

جب مقیم مسافر کے پیچھے فضیلت و جماعت کے حصول کے لئے نماز پڑھے اور مقیم اپنی فرض نماز پہلے ادا کر چکا ہو تو اس صورت میں اسے مسافر کے ساتھ دو رکعات ہی پڑھنا ہوں گی۔ کیونکہ یہ نماز مقیم کے حق میں نفل ہوگی لیکن اگر مقیم مسافر کی اقتداء میں ظہر و عصر اور عشاء کے فرض ادا کرے۔ تو اس صورت میں اسے چار رکعت پڑھنی ہوگی۔ لہذا امام دو رکعت کے بعد جب سلام پھیر دے تو مقیم مقتدی کو دو رکعت مزید ادا کر کے اپنی نماز کی تکمیل کرنا ہوگی اگر مسافر مقیم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو۔ تو علماء کے صحیح قول کے مطابق مسافر کو ظہر و عصر و عشاء کی نمازوں کی چار چار رکعتیں ہی پڑھنا ہوں گی۔ کیونکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے "مسند میں" اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "صحیح" میں روایت کیا ہے کہ:

«ابن عباس سل عن المسافر یصلی خلف الامام اربعاً ویصلی مع اصحابہ رکعتین فقال: بكذا السیة» (مسند احمد)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا بات ہے کہ مسافر مقیم امام کی ابتداء میں چار رکعت لیکن اپنے ساتھیوں کے ساتھ دو رکعات ادا کرتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا سنت اسی طرح ہے!"

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے عموم کا تقاضا بھی یہی ہے کہ:

«انما جعل الامام لیرتفع بہ فلا یخلفوا علیہ» (صحیح بخاری)

"امام اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے۔ لہذا اس سے اختلاف نہ کرو۔" (اس حدیث کی صحت پر آئمہ کا اتفاق ہے) (شیخ ابن باز)
حدامہ عذری والنداء علم بالصواب



فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 348

محدث فتویٰ